Pakistan Islamicus An International Journal of Islamic and Social Sciences
(Bi-Annual)
Trilingual: Urdu, Arabic and English
pISSN:2789-9365 eISSN:2789-XXXX
https://pakistanislamicus.com/index.php/home
Published by:
Muslim intellectuals Research Center
Multan-Pakistan
Website:www.pakistanislamicus.com

An International Journal of
ISLAMIC AND SOCIAL SCIENCES
Bi-Annual
Peer Reviewed
Vol. 01 No. 01
(July - December 2021)

ISSN (P)
2789-9365
ISSN (E)
2789-XXXX
Published By
MUSLIM INTELLECTUALS RESEARCH CENTER
Multan - Pakistan

TOPIC

چیک اور پرامیسری نوٹ بطور کاغذی کرنسی اور ان کی شرعی حیثیت: ایک تحقیقی جائزہ

Cheque and Promissory Notes as Paper Currency and Their Shariah Status: A Research Review

AUTHORS

Aqsa Hussain
M.Phil (Scholar)
Sheikh Zayed Islamic Center, University of the Punjab, Lahore.
Email: heyitsmeaqsa@gmail.com

How to Cite

Hussain, A. (2021).
Cheque and Promissory Notes as paper currency and their Shariah status :A research review.
Pakistan Islamicus, *1*(01),
Pages 1–15.
Retrieved from
https://pakistanislamicus.com/index.php/home/article/view/3

چیک اور پرامیسری نوٹ بطور کاغذی کرنسی اور ان کی شرعی حیثیت: ایک تحقیقی جائزہ

Cheque and Promissory Notes as Paper Currency and Their Shariah Status: A Research Review

Aqsa Hussain
M.Phil (Scholar)
Sheikh Zayed Islamic Center, University of the Punjab, Lahore.
heyitsmeaqsa@gmail.com

ABSTRACT

There is no doubt that Islam is a universal constitution, it is a religion that is consistent with the conditions and requirements of all times, and contains comprehensive rules for all spheres of life .In human society, the "value" of mutual transactions is the backbone, but the orbit of reciprocity is the real value. Value is something through which exchange takes place, value is created and value is protected, but it does not have to be legally a forced exchange tool. The use of currency in various forms has been going on since ancient times. Even before Islam and after Islam, the forms of currency kept changing in different periods and their prices kept fluctuating due to which different kinds and forms of currency came into being. Then the paper currency was gradually replaced by the credit currency and transactions began on the basis of credit receipts only. Currency is a major factor in the survival and stability of the economic system. Currency is a universal term and its various forms are prevalent in the current era of trade and transactions. Therefore, there was a need to discuss the current ways of earning a living from an Islamic point of view so that it would be easier to understand contemporary business matters, especially those dealing with currency. At present, great efforts are being made to rid the Islamic world, and especially the economy, of the menace of usury and to offer an effective and comprehensive alternative to it. Therefore, in this research, an attempt has been made to collect the rules related to bank cheques and promissory notes and to give corrections and suggestions regarding the rules and issues related to them and their shariah solutions.

Key Words: Cheque, Promissory Note, Debtor, Creditor, Face-Value

چیک:

زمانہ قدیم میں لوگ اپنی رقم کو سناروں کے پاس اماناً جمع کرواتے تھے تاکہ بوقت ضرورت اس رقم کے برابر رقم سناروں سے طلب کی جاسکے۔ چیک کو عربی لفظ "صک" سے اخذ کیا گیا ہے جس کا مطلب ہے "امانتی تحویل کی دستاویز"۔ اسلام کے ابتدائی ایام میں صک کی

دستاویز سے مراد ایسی تحریر ہے جس میں کسی شخص کو جو عموماً بینک ہوتا ہے، کو ہدایت جاری کی جاتی ہے کہ کسی خاص شخص کو مقرر رقم ادا کر دی جائے۔[1]

چیک ایک قسم کا تحریری اور دستخط شدہ حکم نامہ ہوتا ہے جس میں بنک کا کوئی کھاتہ دار اس کے کھاتہ سے ایک مخصوص رقم کسی دوسرے شخص کو ادا یا منتقل کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ڈاکٹر محمد عثمان شبیر چیک کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:

الشیک ماخوذ من الصک وھو وثیقۃ بمال او نحوہ والشیک محرر یتضمن امراً مکتوباً یطلب بہ الساحب من المسحوب علیہ(المصرف) ان یدفع لمجرد الاطلاع علیہ مبلغاً معیناً من النقود لشخص معین او لاذنہ او لحاملہ۔[2]

"چیک صک سے لیا گیا ہے، صک مال وغیرہ کے وثیقے کو کہتے ہیں اور چیک ایک مکتوب ہے جس میں ایسا حکم لکھا ہوا ہوتا ہے جس سے لکھنے والا بینک سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مطلع ہونے کے بعد ایک خاص مقدار رقم کی کسی خاص شخص یا اس کے اِذن سے یا اس کے حامل کو ادا کرے۔"

اسی طرح ڈاکٹر جعید نے چیک کی تعریف یوں کی ہے:

ھو ا امر مکتوب و فقالاً وضاع حددھا العرف یطلب بہ الامر(الساحب) من المسحوب علیہ و یکون بنکا غالباً ان یدفع بمقتضاہ و بمجرد الاطلاع مبلغاً معیناً لاذن شخص معین او لحاملہ۔[3]

"چیک ایک مکتوب ہے جو کہ ساحب کی طرف سے مسحوب علیہ جو عام طور پر بینک ہوتا ہے کے نام پر حکم نامہ جاری کیا جاتا ہے کہ بینک ایک متعین رقم مقررہ شخص یا حامل کو ادا کرے۔"

جسٹس آر۔پی۔ سیٹھی سابق جج سپریم کورٹ آف انڈیا چیک کی تعریف میں لکھتے ہیں:

"A Cheque is a bill of exchange drawn on a bank by the holder of an account payable on demand."[4]

(چیک ایک مبادلاتی ہنڈی ہے جو کہ بینک کو جاری کیا جاتا ہے کہ وہ کھاتہ دار کو عند الطلب رقم کی ادائیگی کرے۔)

The Negotiable Instrument Act 1881 کے سیکشن 6 کے مطابق:

"A cheque is a bill of exchange, drawn on a specified banker and not expressed to be payable otherwise than on demand."[5]

(چیک ایک بل آف ایکسچینج ہے جو ایک مخصوص بینکر کے نام پر جاری کیا جاتا ہے اور حامل کو عند الطلب ادائیگی کرتا ہے۔)

لہٰذا چیک ایک اعتباری دستاویز ہے جو کہ کھاتہ دار اپنے بینک کے نام پر جاری کرتا ہے جو کہ حاملِ چیک کو مطالبہ کے وقت رقم کی ادائیگی کرتا ہے۔

چیک کے اطراف / طریق:[6]

چیک کے عموماً تین فریق ہوتے ہیں:

---

[1] Rana Safdar Hussain, Money, Banking and Credit, Ilmi Kitab Khana, Lahore, 1972, p 194

[2] محمد عثمان شبیر، المعاملات المالیۃ المعاصرۃ فی الفقہ الاسلامی، دار النفائس، اُردن، ۲۰۰۸ء، ص:۲۴۳

[3] ستر بن ثواب الجعید، احکام الاوراق النقدیۃ والتجاریۃ فی الفقہ الاسلامی، جامعہ ام القریٰ، المملکۃ السعودیۃ العربیۃ، ۱۴۰۶ھ، ص:۳۲۰

[4] R.P. Sethi, Supreme Court on Words and Phrases, Ashoka Law House, New Delhi,2005,p 178

[5] The Negotiable Instruments Act 1881, Mansoor Law Book House.

[6] Terry Price, Mastering Business Law, Macmillan Press Ltd, London, 1995, p 238

مرتب / ساحب (Drawer):

وہ شخص جو ادائیگی کا حکم نامہ جاری کرتا ہے یا چیک جاری کرتا ہے مرتب کہلاتا ہے۔

مرتب الیہ / مسحوب الیہ (Drawee):

مرتب الیہ سے مراد وہ فریق ہے جس کو چیک پیش کیا جاتا ہے جو عموماً بینک ہوتا ہے۔

وصول کنندہ / مستفید (Payee):

وہ شخص جس کے نام پر چیک جاری کیا جائے یا جس کو چیک میں درج شدہ رقم مل جائے وصول کنندہ کہلاتا ہے۔

چیک کی خصوصیات:

تحریر شدہ:

چیک کا تحریری صورت میں ہونا ایک اہم خاصیت ہے۔ زبانی طور پر ادائیگی کا حکم چیک کے زمرے میں نہیں آتا۔[1]
ٹائپ رائٹر سے بنایا گیا یا پرنٹ نکالا ہوا چیک قابلِ قبول تصور ہوتا ہے مگر عملی طور پر بینکر اس کی حوصلہ شکنی کرتے ہیں کیونکہ اس کو آسانی سے تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ کسٹمرز کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے کہ وہ روشنائی سے چیک تحریر کریں۔[2]

غیر مشروط حکم:

چیک ادائیگی کا غیر مشروط حکم نامہ ہوتا ہے۔[3]
وصول کنندہ رسید پر کسی قسم کی شرط عائد کردے تو یہ چیک کے زمرے میں نہیں آتا۔ ادائیگی کا یہ حکم نامہ غیر مشروط ہونا چاہیے۔[4]

مرتب الیہ کے دستخط:

چیک پر مرتب الیہ کے دستخط ہونا لازمی ہے۔ غیر دستخط شدہ چیک قابلِ قبول نہیں ہوتا۔

معین رقم:

The Negotiable Instruments Act 1881 کے سیکشن 18 کے مطابق چیک میں قابلِ ادائیگی رقم متعین ہوتی ہے اور صرف نقدی کی صورت میں ادا کی جاتی ہے۔ قابلِ ادائیگی رقم کا الفاظ اور ہندسوں کی صورت میں لکھنا لازمی ہے۔ اگر لفظوں اور ہندسوں میں درج کی گئی رقم میں اختلاف ہو تو لفظوں میں لکھی گئی رقم درست تصور کی جاتی ہے۔[5]

---

[1] S.N Gupta, The Banking Law in Theory and Practice, Universal Law Publishing Co, Dehli, 2005, p 273

[2] Cheema, Khalid Mehmood, Business Law, Syed Mobin Mahmud & Co., 2006, p 209

[3] Khurram Abbas Sheikh, Company Law, Dogar Publishers, Lahore, 2009, p 146

[4] Khawaja Amjad Saeed, Mercantile and Industrial Law in Pakistan, Institute of Business Management, Lahore,2006,p 66

[5] The Negotiable Instruments Act 1881

چیک پر تحریر کردہ رقم واضح اور غیر مبہم ہونی چاہیے۔ عملی طور پر اگر لفظوں اور ہندسوں میں درج کی گئی رقم میں اختلاف ہو تو بینک چیک واپس کر دیتا ہے۔[1]

عند الطلب ادائیگی:

چیک میں ادائیگی کے لیے ضروری ہے کہ مستقبل میں ادائیگی کا ایک مخصوص وقت مقرر کیا جائے یا پھر عند الطلب ادائیگی کی جائے۔ اگر چیک میں ادائیگی کا کوئی وقت مقرر نہ کیا گیا ہو تو اس کی ادائیگی فوراً یا عند الطلب کی جاتی ہے۔[2]

بینک پر جاری کردہ:

چیک عموماً کسی مخصوص بینک کے نام پر جاری کیا جاتا ہے جس میں مرتب کا کھاتہ ہوتا ہے۔ مرتب بینک کو ایک حکم نامہ جاری کرتا ہے کہ حاملِ چیک کو کھاتہ میں سے ایک مخصوص رقم کی ادائیگی کی جائے۔[3]

چیک کی اقسام:

حامل چیک(Bearer Cheque):

یہ چیک ایک عام اور سادہ ترین قسم ہے اس قسم کا چیک بینک میں جو شخص بھی پیش کرتا ہے بینک اس کی بلا حیل و حجت ادائیگی کرتا ہے اس قسم کے چیک کی ادائیگی کا بینک ہر گز ذمہ دار نہیں ہوتا کیونکہ اس پر کوئی ذمہ داری عائد نہیں ہوتی کہ وہ اس امر کی لازمی تصدیق کرے کہ اس کے کھاتہ دار نے وہ چیک جس شخص کے نام پر جاری کیا ہے آیا اسے کیش کروانے والا واقعی وہ شخص ہے یا کہ کوئی دوسرا؛ جو شخص بھی اسے پیش کرے گا بینک اسے ادائیگی کرتا ہے بشرطیکہ چیک کے ضروری مندرجات میں کوئی غلطی نہ ہو۔[4]
حاملِ چیک میں موجود رقم کی ادائیگی اس شخص کو کی جاتی ہے جو بینک کے سامنے چیک پیش کرتا ہے۔[5]

خط کشیدہ چیک(Crossed Cheque):

یہ محفوظ ترین چیک ہوتا ہے کیونکہ وہ جس شخص یا ادارے کے نام سے جاری کیا گیا ہو وہی اسے کیش کرانے کا مجاز ہوتا ہے۔ اس میں جعل سازی کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں نیز یہ چیک اکاؤنٹ میں جمع کیا جاتا ہے براہِ راست کیش نہیں ہوتا اور اس میں کسی چوری وغیرہ کا اندیشہ نہیں ہوتا۔[6]

اوپن چیک(Open Cheque):

اوپن چیک، چیک کی کوئی مخصوص قسم نہیں ہے اس کی ادائیگی کے لیے کسی بینک کھاتہ کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بینک کے سامنے پیش کرنے پر فوراً وصول کنندہ کو رقم کی ادائیگی کر دی جاتی ہے۔[7]

---

[1] Business Law, p 211

[2] Price, Terry, Mastering in Business Law, Macmillan Press Ltd, London, 1995, p 237

[3] Ibid

[4] عصمت اللہ، ڈاکٹر، مولانا، زر کا تحقیقی مطالعہ، ادارۃ المعارف، کراچی، ۲۰۰۹ء، ص:325

[5] Naeem Anjum, Assignments on Company Law, Mansoor Book House, Lahore, 2012, p209

[6] Business Law, p 212

[7] Assignments on Company Law, p 210

فرسودہ/کہنہ چیک (Stale Cheque):

فرسودہ چیک سے مراد ایسا چیک جو عرصہ دراز سے گردش میں ہو اور طویل لاپروائی اور کاروائی نہ ہونے کی وجہ سے غیر مؤثر ہو گیا ہو۔ "عرصہ دراز" کا تعین کرنا بینک کے قاعدوں پر منحصر ہے۔ پاکستانی نظامِ بینکنگ میں فرسودہ چیک (Stale Cheque) سے مراد ایسا چیک ہے جو عرصہ چھ ماہ سے ادائیگی کے لیے بینک کو پیش نہ کیا گیا ہو۔ سٹیٹ بینک کا چیک تین ماہ بعد Stale ہو جاتا ہے۔[1]

ہدایتی چیک (Order Cheque):

یہ وہ چیک ہے جو کسی شخص کے نام پر جاری کیا گیا ہو، بینک اس شخص کے نام کی ضروری تصدیق اور تسلی کے بعد ہی اس کی ادائیگی کرتا ہے۔ نام کی تصدیق کرانا اس شخص کی ذمہ داری ہوتا ہے جس کے نام پر وہ چیک جاری کیا گیا ہو۔ تصدیق کے بعد یہ ذمہ داری بینک کی ہو جاتی ہے کہ جس کے نام پر وہ چیک جاری کیا گیا ہے یہ چیک مجاز شخص کے علاوہ کوئی دوسرا شخص کیش نہیں کروا سکتا۔[2]

پس تاریخی چیک (Post-dated Cheque):

پس تاریخی چیک آئندہ کسی تاریخ کے لیے جاری کیا جاتا ہے۔ چیک پر درج شدہ تاریخ سے پہلے کسی تاریخ پر اس کی ادائیگی نہیں ہو سکتی۔ اجراء کے بعد چھ ماہ کے اندر یا چیک میں درج شدہ تاریخ میں سے جو پہلے ہو اس وقت چیک بینک میں پیش کیا جانا ضروری ہے۔[3]
اس چیک کا مقصد تاخیر سے ادائیگی کرنا ہوتا ہے تاکہ ادائیگی کروانے والے کو اس دوران اپنے کھاتے میں مطلوبہ رقم جمع کروانے کی سہولت حاصل ہو جائے اور چیک وصول کرنے والے یہ تسلی رہے کہ اسے دی گئی تاریخ پر وصولی ہو جائے گی ایسا چیک مقررہ تاریخ سے قبل کیش نہیں کروایا جا سکتا۔[4]

کٹا/پھٹا چیک (Mutilated Cheque):

ایسا چیک جو کھاتہ دار نے کینسل کرنے یا ضائع کرنے کی نیت سے پھاڑ دیا ہو Mutilated Cheque کہلاتا ہے۔ اگر مرتب (Drawer) چیک کو کینسل کرنے کے ارادے سے ثبوت کے طور پر پھاڑ دے تو بینک اس چیک کی ادائیگی کی صورت میں ذمہ دار ہو گا۔ تاہم اگر چیک غیر ارادتاً یا اتفاقیہ طور پر پھٹ جائے تو مرتب اس کے کونے پر تحریر کر دیتا ہے کہ "یہ اتفاقاً مجھ سے پھٹ گیا ہے" اور اس کے اوپر دستخط کر دے تو بینک ایسے چیک کی ادائیگی کر دیتا ہے۔ تاہم دو ٹکڑوں میں پھٹا اور بعد میں جوڑا گیا چیک کسی صورت میں بھی قابلِ ادائیگی نہیں ہوتا۔[5]

نشان زدہ/علامتی چیک (Marked Cheque):

جب مرتب الیہ (Drawee) بینک جاری کنندہ کے کھاتہ میں موجود رقم کی تصدیق کر دے کہ وہ ادائیگی کے لیے کافی ہے تو اس چیک کو نشان زدہ چیک کہتے ہیں۔ اس قسم کے چیک پر "certified"، "good" یا "Approved" تحریر کر کے بینک افسر کی

Money, Banking and Credit, p 200[1]

Business Law, p 212[2]

The Banking Law in Theory and Practice, p 276[3]

[4] زر کا تحقیقی مطالعہ، ص: ۳۲۱

Money, Banking and Credit, p 200[5]

مہر اور دستخط ثبت کر دیے جاتے ہیں۔ Marked Cheque زرِ نقد کی طرح ہی مؤثر ہوتا ہے کیونکہ اس پر بینک "good for payment" کی تصدیق کر دیتا ہے۔ بینک ایسے چیک کو مارک کرتے ہوئے کھاتہ میں سے اس رقم کی ادائیگی کے لیے رقم مختص کر لیتا ہے اور بینک اس چیک کی ادائیگی کو کسی بھی صورت روک نہیں سکتا۔[1]

چیک کی تاریخ:

چیک ایک ایسی دستاویز ہے جو کہ بینک کا کھاتہ دار بینک کو حکم جاری کرتا ہے کہ وہ حاملِ چیک کو مخصوص رقم کی ادائیگی کرے۔ چیک جاری کرنے والے شخص کو مرتب یا Drawer کہا جاتا ہے، اس کے اکاؤنٹ میں مخصوص رقم موجود ہوتی ہے۔ Drawer چیک پر رقم، تاریخ، وصول کنندہ وغیرہ جیسی تفصیلات دے کر بینک (Drawee) کو حکم نامہ جاری کرتا ہے کہ وہ کسی مخصوص شخص یا کمپنی کو رقم کی ادائیگی کرے۔ چیک ایک مبادلاتی آلہ ہے جو کہ بڑے پیمانے پر زر نقد کے تبادلہ کی بجائے لین دین کا ایک متبادل ذریعہ ہے۔ چیک ایک Negotiable Instrument ہے جو مالیاتی ادارے کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ Drawee کے اکاؤنٹ میں سے مخصوص رقم Payee کو ادا کرے۔ مرتب اور وصول کنندہ دونوں قدرتی افراد یا قانونی ادارے بھی ہو سکتے ہیں۔ چیک کی یہ ساخت اگرچہ نویں صدی کے قدیم عرصہ سے استعمال کی گئی ہے مگر بیسویں صدی کی دوسری نصف تک چیک کی پراسیسنگ خودکار طریقہ سے شروع کی گئی اور اَربوں کے حساب سے سالانہ چیک جاری کیے گئے اور ۱۹۹۰ء کی دہائی میں یہ سسٹم اپنے عروج پر تھا مگر اب اس کو الیکٹرانک ادائیگی کے نظام سے تبدیل کر دیا گیا ہے کیونکہ چیک ادائیگی کا ایک مہنگا نظام ہے اور اپنے تدریجی مراحل میں ہے۔[2]

مالیاتی اداروں میں چیک بکثرت استعمال ہونے والی دستاویز ہے یہ ایک تحریری حکم نامہ ہے جس میں کھاتہ دار بینک کو ہدایت جاری کرتا ہے کہ وہ کھاتہ میں سے مخصوص رقم حاملِ چیک کو ادا کرے۔ جدید بینکنگ سے پہلے برطانوی ریاست میں سُنار بطور بینک کام کرتے تھے اور برطانیہ کے نجی بینک اس نظام کی پیداوار ہیں۔ اٹھارویں صدی کے وسط تک سُنار بینکوں کے فرائض سرانجام دیتے رہے۔ وہ اپنے گاہکوں سے مخصوص رقم وصول کرتے جس پر اس کو رسید جاری کی جاتی کہ وقت آنے پر وہ انہیں اس جمع شدہ رقم کے برابر رقم کی ادائیگی کریں گے، شروع کے چند سالوں میں سناروں کی جاری کردہ رسیدوں کو دکھا کر جمع شدہ رقم کو دوبارہ وصول کیا جاتا رہا۔ بعد میں رقم جمع کروانے والے افراد نے نوٹ / سند جاری کرنا شروع کی جس میں سناروں کو ہدایت یا درخواست کی جاتی کہ وہ کسی مخصوص شخص کو مقرر کردہ رقم کی ادائیگی کرے اور اس طرح چیک کا نظام وجود میں آیا۔ یہ نوٹ / سند جدید چیک کی ابتدائی اور نامکمل شکل تھی۔[3]

چیک کا اسلامی پس منظر:

اسلامی ماخذوں سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کے زمانے میں چیک کا استعمال عام ہو گیا اور "چیک" کو وہ "صک" کہتے تھے۔ دنیائے اسلام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے چیک جاری کیے اور چیکوں کے نیچے مہر لگائی۔[4]

---

[1] Ibid, p 201

[2] History of Check, www en Wikipedia org/wiki/cheque, 28/10/2019

[3] The Money, Banking and Credit, p 193

[4] ابن واضح، احمد بن ابی یعقوب بن جعفر بن وھب، تاریخ الیعقوبی، مترجم: اختر فتح پوری، مولانا، نفیس اکیڈمی، کراچی، س ن، ۲/۲۴۸

اس کے علاوہ جلیل القدر تابعی حضرت ابو وائل بیان کرتے ہیں کہ ابنِ زیاد نے مجھے بیت المال کا عامل مقرر کیا۔ ایک شخص ایک چیک / صک کے لیے میرے پاس آیا جس میں درج تھا کہ "مطبخ کے داروغہ کو آٹھ سو درہم ادا کر دو۔"[1]

چیک کے نظام کے فوائد:

چیکوں کا نظام مندرجہ ذیل فوائد کا حامل ہے:

چیک ادائیگی اور وصولی کا سہل اور کم خرچ ذریعہ ہے، چھوٹی سے چھوٹی رقم سے لے کر بڑی سے بڑی رقم کی ادائیگی اور وصولی کاغذ کے ایک حقیر پرزے کی بدولت بلاخوف وخطر اور بغیر وقت ضائع کیے عمل میں آجاتی ہے اور چیکوں کو بے روک وٹوک قبول کیا جاتا ہے۔

ادائیگیوں کا محفوظ ذریعہ:

چیک کو ادائیگیوں کے لیے محفوظ ترین ذریعے کے طور پر بخوبی استعمال کیا جاتا ہے، کاروباری ادارے اور تاجر لوگ باہمی ادائیگیوں کے لیے عموماً کر اس چیک جاری کرتے ہیں ایسے چیک چونکہ جس شخص یا ادارے کے نام جاری کیے جائیں وہ صرف ان کے کھاتوں میں جمع ہونے کے بعد ہی وصول ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کے چوری یا ضائع ہو جانے کے باوجود ان میں مندرجہ رقم کے ضائع ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا۔ اس کے علاوہ ادائیگیوں کی رسید کا قانونی تقاضا بھی پورا کرتے ہیں۔

باکفایت عمل پیرائی:

چیکوں کے استعمال سے زر نقد کا استعمال کم ہو جاتا ہے۔ اس سے نقد زر کے لین دَین کی بچت ہو جاتی ہے۔ بڑی بڑی ادائیگیوں اور وصولیوں کا تصفیہ کھاتوں میں اندراج سے ہو جاتا ہے ور اس عمل میں نقد زر کے باہمی لین دَین، اس کے گننے، ادھر اُدھر لے جانے اور پھر اس کی حفاظت کرنے جیسے اقدامات کی ضرورت نہیں پڑتی اس لیے چیک ادائیگیوں اور وصولیوں کا باکفایت عمل ثابت ہوتا ہے، جس کی بدولت کاروباری سرگرمیوں کو خوب پھلنے پھولنے کے زیادہ سے زیادہ مواقع حاصل ہو جاتے ہیں۔[2]

چیک کی شرعی حیثیت سے متعلق علماء کے اقوال:

چیک کے بارے میں حدیثِ مبارکہ ہے:

حدثنا اسحاق بن ابراہیم، اخبرنا عبد الله بن حارث المخزومی، حدثنا ضحاک بن عثمان، عن بکیر بن عبد الله بن الاشج، عن سلیمان بن یسار، عن ابی ہریرۃ انہ قال المروان: احللت بیع الربا، فقال مروان: مافعلت؟ فقال ابوہریرۃ: احللت بیع الصکاک، وقد نہی رسول الله ﷺ عن بیع الطعام حتیٰ یستوفی، قال: فخطب مروان الناس، فنہی عن بیعھا ، قال سلیمان: فنظرت الی حرس یاخذونہا من ایدی الناس۔[3]

"عبد اللہ بن حارث مخزومی نے ہمیں خبر دی، کہا: ہمیں ضحاک بن عثمان نے بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے حدیث بیان کی، انہوں نے سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ انہوں نے مروان سے کہا تم نے سودی تجارت حلال کر دی ہے، مروان نے جواب دیا: میں نے ایسا کیا کیا ہے؟ ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے ادائیگی کی دستاویزات چیکوں کی بیع حلال کر دی ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے مکمل قبضہ کرنے سے پہلے غلے کو بیچنے سے منع فرمایا ہے۔ کہا: اس پر مروان نے لوگوں کو

---

[1] محمد یوسف الدین، اسلام کے معاشی نظریے، الائیڈ بک کمپنی، کراچی، ۱۹۸۴ء، ص:۵۱۹

[2] زر کا تحقیقی مطالعہ، ص:۳۴۲، ۳۴۱

[3] القشیری، مسلم بن حجاج، امام، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت لبنان، ۲۰۰۰ء، کتاب البیوع، باب ثبوت خیار المجلس للمتبایعین، رقم الحدیث:۱۵۲۸

خطبہ دیا اور ان چیکوں کی بیع سے منع کر دیا۔ سلیمان نے کہا: میں نے محافظوں کو دیکھا وہ انہیں لوگوں کے ہاتھوں سے واپس لے رہے تھے۔"

چیک کی شرعی تکییف میں مختلف اقسام اور مختلف حالات کی وجہ سے علماء کے مختلف اقوال سامنے آتے ہیں کہ چیک حوالہ ہے یا وکالہ۔ ان مختلف نظریات کا خلاصہ حسبِ ذیل ہے:

سید محمد باقر الصدر نے چیک کی شرعی تکییف کے بارے میں جو بحث کی ہے اس کا حاصل یوں ہے:

چیک میں چیک لکھنے والا عام طور پر مدیون ہوتا ہے اور مستفید (Beneficiary) دائن (Creditor) ہوتا ہے۔ لہٰذا مدیون بینک کے لیے چیک لکھتا ہے اور اس کو دائن کو دیتا ہے تاکہ اس کا قرضہ چُک جائے، پھر کبھی مدیون کا بینک میں بیلنس ہوتا ہے اور کبھی نہیں ہوتا بلکہ اوور ڈرافٹ کا معاملہ ہوتا ہے، لہٰذا ان دونوں حالتوں کا حکم لکھا جاتا ہے:

پہلی حالت:

اگر چیک لکھنے والا خود اپنے اکاؤنٹ میں سے رقم نکلواتا ہے تو یہ محض اپنا قرض وصول کرتا ہے جسے "استیفاءِ دَین" کہتے ہیں۔ لہٰذا اس صورت میں اگر محرر چیک مستفید کا مدیون ہو اور وہ چیک لکھ کر مستفید کو دے دے تو یہ حوالہ ہے، اور یہ دائن کا حوالہ ہے، بمقابلہ مدیون، یہ شرعاً درست ہے اور اس سے مدیون کا ذمہ فارغ سمجھا جائے گا۔

دوسری حالت:

جب محرر کا بینک میں کوئی بیلنس نہ ہو اور یہ "سحب علی المکشوف" (Over Draft) ہو اور محرر مستفید اک مدیون ہو، دائن یعنی مستفید یہ چیک بینک کو پیش کرتا ہے تاکہ وہ اپنی قیمت وصول کرے تو یہ صورت بھی حوالہ کی ہے، لیکن اس میں محتال الیہ محیل کا مدیون نہیں ہے، اسی وجہ سے فقہاء کی اصطلاح کے مطابق اس کو "حوالہ علی البری" کہتے ہیں اور یہ بھی جائز ہے، بینک اگر چیک قبول کرے، تو گویا اس نے حوالہ قبول کر لیا، تو اس کا ذمہ محال کے لیے مشغول ہو جائے گا اس رقم کے ساتھ جو محال کو محول کے ساتھ ذمہ واجب ہے اور محول بینک کا مدیون ہو جائے گا۔[1]

اگر محرر کا بینک میں بیلنس موجود ہے اور وہ خود اپنے لیے بینک سے چیک کے ذریعے پیسے نکلواتا ہے تو یہ محض "استیفاءِ دَین" ہے۔

اور اگر محرر کا بینک میں بیلنس موجود ہے اور محرر کسی اور کو چیک دیتا ہے تو وہ محرر کا دائن ہے اور یہ مدیون کے مقابلے میں دائن کا حوالہ ہے۔

اور اگر محرر کا بینک میں بیلنس موجود نہیں ہے اور محرر اپنے لیے بینک سے رقم نکلواتا ہے تو یہ قرض کا معاملہ ہے کہ بینک مقرض ہے اور محرر مستقرض ہے۔

اور محرر کا بینک میں بیلنس نہیں اور محرر کسی اور کو چیک لکھ کر دیتا ہے اور وہ محرر کا دائن ہے تو یہ بھی حوالہ ہے، جس کی تفصیل دوسری حالت میں گزر گئی۔[2]

مولانا محمد تقی عثمانی صاحب "تکملۃ فتح الملہم" میں چیک اور اس کے احکام کے بارے میں فرماتے ہیں:

[1] السید محمد باقر الصدر، البنک الاربوی فی الاسلام، دار التعارف للمطبوعات، بیروت، ۱۹۸۱ء، ص:۲۲۱

[2] زر کا تحقیقی مطالعہ، ص:۳۶۸، ۳۶۷

ما الصحیح ان الشیک المصر فی سند یدل علی ان الذی وقع علیہ قدوکل حاملہ لقبض دینہ من البنک و مقاصۃ دینہ منہ فلیس ذلک من الاثمان فی شیء فلا یعتبر القبض علیہ قبضاً علی مبلغہ حتی ینقدہ البنک ولا یتادی باداءہ الزکوۃ حتی ینقدہ الفقیر ولا یجوز اشتراء الذھب والفضۃ بہ لفقدان التقابض فی المجلس ویجوز لموقعہ ان یعزل حاملہ عن الوکالۃ قبل ان یبلغ بہ الیٰ البنک۔[1]

" صحیح یہ ہے کہ بینک چیک ایک سند ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ جس نے اس پر دستخط کیے ہیں وہ حامل کو وکیل بناتا ہے تاکہ وہ اس کا دَین وہاں سے وصول کرے اور پھر مقاصد ہو جائے لہذٰا چیک ثمن نہیں اس لیے چیک پر قبضہ اس کے اندر درج شدہ رقم پر قبضہ تصور نہیں ہو گا، جب تک کہ اس کو کیش نہ کروایا جائے، جب تک فقیر اس کو کیش نہ کروائے اس وقت تک اس سے زکوٰۃ ادا نہیں ہو گی، نیز چیک سے سونا چاندی کی خریداری جائز نہیں کیونکہ مجلس کے اندر تقابض نہیں پایا جاتا اور اس کے دستخط کنندہ کے لیے جائز ہے کہ اس کے حامل کو وکالت سے معزول کرے جب تک کہ وہ اس کو لے کر بینک نہ پہنچ جائے۔"

اور شریعہ سٹینڈرڈز میں چیک کی شرعی تکییف کے بارے میں جو خلاصہ لکھا گیا ہے وہ حسبِ ذیل ہے:

An issuance of a cheque against a current account as a form of Hawalah if the beneficiary is a creditor of the issuer or the account holder for the payment of the cheque, in which case the issuer, the issuer and the beneficiary are the transferor , the payee and the transfree respectively.If the beneficiary is not creditor to the issuer of the cheque , then this is not a Hawalah transaction because there can be no hawalah transaction without any existing debt. In the absence of a debt , the transaction become an agency contract for the recovery of the amount of debt on behalf of transferor, which is lawful in shariah.If the beneficiary of the amount of the cheque is a creditor to the issuer, then issuing a cheque against the account of an issuer without a balance is unrestricted transfer of debt if the bank accept the over –draft. If the bank rejects the over- draft then this is not considered the transfer of the debt, in which case the potential beneficiary may have resource to the issuer. The holder of the traveller's cheque, the value of which has been paid by him to the issuing institution, is a creditor to such institution. If the holder of the traveller's cheque indorses the cheque of favor of his creditor, it becomes a transfer of debt in favor of third party against the issuing institution that is a debtor to the holder of the traveler's cheque. This is a restricted transfer of debt and the amount of the debt is the value of the cheque for which the institution received payment.[2]

کرنٹ اکاؤنٹ کے لیے چیک کو جاری کرنا ایک حوالہ ہے جبکہ مستفید محرر کا دائن ہو تو محرر محیل ہے، بینک محال علیہ ہے اور مستفید محال ہے۔ اور جب محرر مستفید کا مدیون نہ ہو تو یہ حوالہ نہیں، کیونکہ حوالہ بغیر دَین کے نہیں ہوتا بلکہ یہ وکالہ بالقبض ہے جو شرعاً جائز

---

[1] محمد تقی عثمانی، مفتی، مولانا، تکملۃ فتح الملہم بشرح صحیح المسلم، مکتبۃ دار العلوم، کراتشی، س ن، ۱/ ۵۱۵

[2] Accounting and Auditing Organization for Islamic Financial Institutions, Sharia Standards,1437 A.H– December 2015 AD, p 180, 181

ہے۔ جب محرر مستفید کا مدیون ہو اور محرر کا بینک بیلنس نہ ہو تو یہ حوالہ مطلقہ ہے جب بینک اس کو قبول کرے، اور اگر بینک اس کو قبول نہ کرے تو یہ حوالہ نہیں اور حامل کو محرر کی طرف رجوع درست ہے۔

سفری چیک کا حامل جو اس کی قیمت ادارے کو ادا کرتا ہے، حامل اس ادارے کا دائن سمجھا جائے گا اور اگر حامل اس کو اپنے دائن کے حق میں endorse کرے تو یہ حوالہ بن جائے گا اور یہ حوالہ مقیدہ ہے۔[1]

خلاصہ بحث:

مذکورہ بالا عبارات کی روشنی میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ بعض صورتوں میں چیک کا معاملہ حوالہ کے زمرے میں آجاتا ہے اس لیے علی الطلاق چیک میں حوالہ کی نفی بظاہر درست نہیں اور اس کو ہر حال میں محض رسید قرار دینا اور اس معاملے کو محض وکالت قرار دینا محلِ نظر ہے اور "**جب تک فقیر اس کو کیش نہ کروائے اس وقت تک اس سے زکوۃ ادا نہیں ہوگی، نیز چیک سے سونا چاندی کی خریداری جائز نہیں**" کا حکم بظاہر اس وقت ہے جبکہ سونا یا چاندی پر بھی مجلسِ عقد میں قبضہ نہ ہو ورنہ اگر سونے یا چاندی پر مجلسِ عقد میں قبضہ پایا جائے یہ معاملہ درست ہونا چاہیے کیونکہ چیک میں درج شدہ رقم کوئی کرنسی ہوگی اور کرنسی کے ساتھ سونے چاندی کا ادھار معاملہ درست ہے کیونکہ یہ بیع صَرف میں داخل نہیں۔

پرامیسری نوٹ:

The negotiable Instrument Act 1881 کے سیکشن 4 کے مطابق:

A promissory note is an instrument in writing (not being a bank note or currency note) containing an un-conditional undertaking, signed by the maker, to pay a certain sum of money to, or to the order of, a certain person.[2]

(پرامیسری نوٹ ایک تحریری دستاویز ہے (بینک نوٹ یا کرنسی نوٹ کے علاوہ)، اس میں غیر مشروط دعویٰ کیا جاتا ہے کہ رقم کی ایک معین مقدار کسی مخصوص شخص کو ادا کی جائے گی اور اس پر اقرار نامہ لکھنے والے کے دستخط موجود ہوتے ہیں)

شیخ مبارک علی پرامیسری نوٹ کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں کہ:

An un-conditional promise in writing, made by one person to another, signed by the maker engaging to pay on demand or at a fixed or determinable future time, a some certain money to or to the order of a specified person or to the bearer.[3]

(اقرار نامہ ایک شخص کا اپنے دستخط کے ساتھ کسی دوسرے شخص کے نام ایک غیر مشروط تحریری وعدہ ہوتا ہے جس میں اقرار نامہ تیار کرنے والا یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ اس میں تحریر کردہ رقم کو جب وہ طلب کی جائے یا مستقبل کی کسی مقررہ قابلِ تعین مدت پر اسے یا اسے حکم کے مطابق کسی دوسرے شخص کو یا اس اقرار نامے کے حامل یا قابض شخص کو ادا کرے گا۔)

غیر مشروط:

پرامیسری نوٹ ادائیگی کا ایک غیر مشروط وعدہ ہوتا ہے اور رقم ادا کرنے کا یہ وعدہ کسی بھی شرط کے پورا ہونے پر منحصر نہیں ہوتا۔[4]

---

[1] زر کا تحقیقی مطالعہ، ص:۳۶۹

[2] The Negotiable Instruments Act

[3] شیخ مبارک علی، تعارف زر و بینکاری، رہبر پبلشرز، کراچی، ۱۹۹۱ء، ص:۲۵۷

[4] Money, Banking and Credit, p 239

پرامیسری نوٹ میں کسی بھی قسم کی شرط عائد کرنا اس کی اعتباری ساکھ کو ختم کر دیتی ہے۔ لہٰذا ادائیگی کے وعدہ میں کوئی شرط نہیں ہونی چاہیے اور یہ یقینی ہو۔[1]

متعین رقم:

پرامیسری نوٹ میں قابلِ ادائیگی رقم کا متعین ہونا ضروری ہے اور یہ نقد ادائیگی کو صورت میں ہوتی ہے۔ مویشی، غلہ، کتابوں اور دیگر اشیاء کی صورت میں ادائیگی پرامیسری نوٹ کے زمرے میں نہیں آتی۔[2]

ادائیگی کا وعدہ:

پرامیسری نوٹ میں جاری کرنے والا شخص کسی دوسرے شخص سے مستقبل میں کسی خاص رقم کی ادائیگی کا وعدہ کرتا ہے۔ پرامیسری نوٹ کی اہم خاصیت رقم کی ادائیگی کے لیے واضح وعدہ کرنا بھی ہے۔[3]

مخصوص اجراء کنندہ:

دستاویز میں اس چیز کی نشاندہی بہت ضروری ہے کہ کون شخص رقم کی ادائیگی کا وعدہ کر رہا ہے۔ اگر دو یا دو سے زیادہ لوگ پرامیسری نوٹ کے Maker ہوں تو وہ تمام لوگ انفرادی یا مشترکہ طور پر ادائیگی کے ذمہ دار ہوں گے۔ تاہم پرامیسی نوٹ میں تمام لوگوں کے نام موجود ہونے چاہئیں۔[4]

اجراء کنندہ کے دستخط:

پرامیسری نوٹ پر اجراء کنندہ کے دستخط ہونا لازمی ہیں۔ اگر اجراء کنندہ اپنا نام تحریر نہ کر سکتا ہو تو اس کے انگوٹھے کے نشان کا ثبت ہونا بھی کافی ہے۔[5]

ادائیگی کا وقت:

پرامیسری نوٹ مطالبہ کے وقت یا کسی مؤخر وقت پر قابلِ ادائیگی ہوتا ہے۔ ادائیگی کا وقت دستاویز میں مقرر کیا جاتا ہے۔[6]

مخصوص وصول کنندہ:

پرامیسری نوٹ میں کسی مخصوص شخص کو ادائیگی کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ اس میں وصول کنندہ کے نام یا عہدے کے بارے میں تحریر کیا جاتا ہے۔ اجراء کنندہ کو ہی رقم کی ادائیگی کا وعدہ کرنا قانونی نقطہ نظر سے کالعدم تصور کیا جاتا ہے۔ لیکن اگر پرامیسری نوٹ پر ایسی تظہیر کر دی جائے تو حامل کو اس کی ادائیگی کرنا جائز ہو گا۔[7]

---

[1] Company Law, p 143

[2] Amjad Saeed Khawaja, Mercantile and Industrial Law in Pakistan, Institute of Business Management, Lahore, 2006, p 63

[3] Assignments on Company Law, p 204

[4] Business Law, p 203

[5] Assignments on the Company Law, p 205

[6] Money, Banking and Credit, p 237

[7] Company Law, p 144

پاکستانی کرنسی:

پرامیسری نوٹ میں متعین کردہ رقم کی ادائیگی کا وعدہ کیا جاتا ہے اور اس کے لیے ضروری ہے کہ قابلِ ادائیگی رقم پاکستانی کرنسی کی صورت میں ہو۔ غیر ملکی کرنسی اور دیگر اشیاء کی اقرار نامہ بنانا غیر قانونی ہو گا۔[1]

دیگر عوامل:

- جہاں پرامیسری نوٹ تحریر کیا جائے اس جگہ کے بارے میں لکھنا مناسب ہو گا۔
- تاریخ کا اندراج کیا جائے۔
- ادائیگی کا وعدہ کسی قانونی معاوضہ کے بدلے میں ہو۔
- باقاعدگی سے مہر شدہ ہو۔[2]

پرامیسری نوٹ کی اقسام اور استعمالات:

پرامیسری نوٹ کی چند معروف اقسام اور ان کے استعمالات حسبِ ذیل ہیں:

شخصی ضمانت کا اقرار نامہ (Personal Security Promissory Note):

ایک عام اور سادہ پرامیسری نوٹ میں مرتب (Maker) کی شخصی ضمانت ہوتی ہے۔ کاروباری لین دَین کی سہولت کے لیے مقررہ تاریخ پر طے شدہ رقم کی ادائیگی کو یقینی بنانے کے لیے مرتب الیہ اپنی شخصی ضمانت دیتا ہے۔ لہٰذا پرامیسری نوٹ میں درج شدہ رقم کی ادائیگی کے وعدہ کے ساتھ ساتھ مرتب الیہ ایک اور معاہدہ کرتا ہے جو کہ پرامیسری نوٹ کی دستاویز پر درج کیا جاتا ہے یا پھر علیحدہ سے یہ معاہدہ لکھا جاتا ہے۔ اس معاہدہ کو ضمانتی معاہدہ کہا جاتا ہے۔

ملحقہ اقرار نامہ (Collateral Note):

پرامیسری نوٹ کو مسّلم اور محفوظ کرنے کے لیے اس کے ساتھ مرتب کی ذاتی جائیداد مثلاً دیگر نوٹ، بانڈز اور سٹاکس وغیرہ کو بطورِ ضمانت دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے منتقل کردہ جائیداد کو ملحقہ جائیداد ار ایسے نوٹ کو ملحقہ پرامیسری نوٹ کا نام دیا جاتا ہے۔

حکمی اقرار نامہ (Judgment Promissory Note):

مرتب الیہ اضافی ضمانت کے لیے ایک علیحدہ معاہدہ تحریر کر سکتا ہے۔ اس کے مطابق اگر مرتب طے شدہ شرائط کی تکمیل میں ناکام ہو تو بغیر کسی مقدمہ / ٹرائل کے وصول کنندہ عدالت سے فیصلہ یا Judgment لے سکتا ہے۔ اس قسم کے نوٹ کو حکمی اقرار نامہ کہا جاتا ہے۔

مشروط فروخت کا اقرار نامہ (Conditional sale Promissory Note):

اجناس کی فروختگی سے حاصل ہونے والی رقم کی ادائیگی کو محفوظ کرنے کے لیے معاہدہ بیع کے ساتھ ساتھ ایک اور معاہدہ کیا جاتا ہے۔ اس کے مطابق خرید کردہ اشیاء بائع / وصول کنندہ کی ملکیت میں رہتی ہیں اگر پرامیسری نوٹ میں درج کردہ رقم شرائط کے تحت اداد

---

[1] Business Law, p 203

[2] Business Law, p 203

کردی جائے تو اشیاء مشتری / مرتب کے حوالے کردی جاتی ہیں۔ اس کے برعکس اگر مرتب رقم ادا کرنے سے قاصر ہو تو بائع اشیاء کو دوبارہ سے اپنی تحویل میں لے لے گا۔[1]

حکومت کے جاری کردہ گردشی پرامیسری نوٹ

(Circulating Promissory Note Issued by Government):

اکثراوقات حکومت Credit Money کے طور پر گردشی پرامیسری نوٹ جاری کرتی ہے جو کہ کاغذ کے بنے ہوتے ہیں اور Fiat Money بھی کہلاتے ہیں۔ افراد کی ایک بڑی تعداد حکومت کے پرامیسری نوٹ جاری کرنے پر شدید ردِ عمل کا اظہار کرتی ہے۔ تاہم یہ حکومت کے لیے پرکشش ذریعہ آمدن ہے۔ کاغذ، نقش نگاری اور پرنٹنگ پر ایک قلیل رقم خرچ کرکے حکومت اپنے قرضوں کی ادائیگی کرتی ہے اور دیگر اخراجات کے لیے کاغذی زر حاصل کرتی ہے۔

نجی بینکوں کے جاری کردہ گردشی پرامیسری نوٹ

(Circulating Promissory Notes Issued by Private Bank):

نجی بینکوں کی طرف سے جاری کردہ پرامیسری نوٹ مالیاتی نظام میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں سول جنگ سے لے کر ۱۹۳۵ء تک یہ نوٹ گردش میں رہے۔

مرکزی بینک کے جاری کردہ گردشی پرامیسری نوٹ

(Circulating Promissory Notes Issued by Central Bank):

ترقی یافتہ ممالک میں کرنسی کا بڑا حصہ مرکزی بینکوں کی طرف سے جاری کردہ گردشی پرامیسری نوٹوں پر مشتمل ہے۔ مرکزی بینکوں سے مراد فیڈرل ریزرو بینک(Federal Reserve Bank)، بینک آف انگلینڈ(Bank of England)اور بینک آف فرانس(Bank of France)ہیں۔[2]

اندرونِ ملک پرامیسری نوٹ(Inland Promissory Note):

پرامیسری نوٹ کے فریقین، مرتب، مرتب الیہ ایک ہی ملک سے تعلق رکھتے ہوں تو ایسے نوٹ کو اندرون ملکی پرامیسری نوٹ کہتے ہیں یہ انفرادی اور مشترکہ بھی ہوسکتے ہیں۔

غیر ملکی پرامیسری نوٹ(Foreign Promissory Note):

مرتب اور مرتب الیہ مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہوں تو ایسے نوٹ کو غیر ملکی پرامیسری نوٹ کہتے ہیں۔ اگر مرتب کنندہ دو یا دو سے زائد افراد ہوں تو نوٹ غیر ملکی مشترکہ پرامیسری نوٹ کہلاتا ہے اور اگر مرتب کنندہ صرف ایک فرد ہی ہو تو ایسا نوٹ غیر ملکی انفرادی پرامیسری نوٹ کہلائے گا۔

---

1. Essel R. Dillavou, Charles G. Howard, Principles of Business Law, Prentice- Hall, Ins, USA,1955, p 274-275
2. S.M. Goldfel, L.V Chandler, The Economics of Money and Banking, Harper & Row Publishers, New York, 1971, p 24-25

مطالباتی پرامیسری نوٹ(Demand Promissory Note):

اگر مرتب کے پاس رقم کی ادائیگی کے لیے فنڈز موجود ہوں تو وہ مطالباتی پرامیسری نوٹ کا اجراء کرتا ہے۔ اس پرامیسری نوٹ کی ادائیگی مطالبہ پر کر دی جاتی ہے اور وصول کنندہ کسی بھی وقت رقم وصول کر سکتا ہے۔

مطالباتی سودی پرامیسری نوٹ(Interest Bearing Promissory Note):

اس قسم کے پرامیسری نوٹ میں مرتب مخصوص مقدار میں قابلِ ادائیگی رقم پر سود ادا کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ یہ نوٹ مطالبہ پر قابل ادائیگی ہوتا ہے۔ جب تک یہ نوٹ قابلِ ادائیگی رہتا ہے اس پر ایک مخصوص وقت تک سود ادا کرنا پڑتا ہے۔

بعد از تاریخ پرامیسری نوٹ(After-date Promissory Note):

مرتب بعد از تاریخ پرامیسری نوٹ جاری کرتا ہے۔ اس نوٹ کی مدت اس کے اوپر ہی تحریر کی جاتی ہے اور اسی تاریخ کے مطابق Due Date کا تعین کیا جاتا ہے۔

سودی پرامیسری نوٹ(Interest Bearing Promissory Note):

سودی پرامیسری نوٹ سے مراد ایسا نوٹ ہے جس میں مرتب اور مرتب الیہ اصل رقم پر ایک مخصوص شرح سود کی ادائیگی کے لیے متفق ہوتے ہیں اور یہ پرامیسری نوٹ پر تحریر شدہ ہوتا ہے۔ متعین تاریخ پر مرتب اص رقم بمعہ سود مرتب الیہ کو ادا کر دیتا ہے۔

مشترکہ ذمہ داری کا پرامیسری نوٹ(Joint Liability Promissory Note):

یہ پرامیسری نوٹ دو یا دو سے زیادہ افراد کی طرف سے تحریر کردہ ہوتا ہے اور اس پر ان تمام افراد کی مشترکہ ذمہ داری ہوتی ہے۔ مرتب الیہ تمام افراد سے رقم کا مطالبہ کر سکتا ہے لہٰذا تمام مرتب دستاویز میں لکھی گئی رقم کی ادائیگی کے لیے ذمہ دار ہوتے ہیں۔[1]

نجی پرامیسری نوٹ(Personal Promissory Note):

وہ دستاویز کسی دوست یا خاندان کے فرد سے لیے گئے نجی / ذاتی قرضے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ عموماً اس طرح کے لین دین میں لوگ قانونی تحاریر سے احتراز برتتے ہیں تاہم ادھار دینے والے پر اعتبار اور نیک نیتی کے اظہار کے لیے پرامیسری نوٹ استعمال ہوتا ہے۔

کمرشل پرامیسری نوٹ(Commercial Promissory Note):

یہ نوٹ کمرشل اداروں مثلاً بینکوں وغیرہ سے لین دین میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ عام پرامیسری نوٹ کی طرح ہوتا ہے مگر اس کی عدم ادائیگی کی صورت میں سنگین نتائج سامنے آتے ہیں۔ اس میں مرتب کی جائیداد کو بیچ کر قابلِ ادائیگی رقم کو وصول کی جا سکتی ہے۔

رئیل اسٹیٹ پرامیسری نوٹ(Real Estate Promissory Note):

پرامیسری نوٹ کی طرح اس پرامیسری نوٹ میں طے شدہ رقم کی ادائیگی کی صورت میں مرتب کی منقولہ جائیداد پر وصول کنندہ استحقاق رکھتا ہے اور رہن رکھی گئی منقولہ جائیداد یا گھر وغیرہ کو بیچ سکتا ہے۔ یہ ٹرانزیکشن پبلک ریکارڈ کا حصہ بن جاتی ہے جس سے مرتب کی ساکھ متاثر ہوتی ہے۔

---

[1] Types of Promissory Note, https://mba-lectures.com/finance/introduction to finance/1237/types-of-promissory-note.html, 5/12/2019

سرمایہ کاری پر امیسری نوٹ(Investment Promissory Note):

کاروباری معاملات میں سرمایہ کاری کے حصول کے لیے پر امیسری نوٹوں کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔ اس طرح پر امیسری نوٹ ضمانت کے ذریعے محفوظ کیے جاتے ہیں۔ اس معاہدے میں رقم کی واپسی اور مقررہ وقت کے حوالے سے شرائط کا تعین کیا جاتا ہے۔[1]

پر امیسری نوٹ کی شرعی حیثیت:

سورۃ البقرہ میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ [2]

"اے ایمان والو! جب آپس میں لین دَین کیا کرو تو اسے لکھ لیا کرو۔"

اس آیت کی تفسیر میں علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ:

فقہاء کا اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ اس آیت میں دَین کے معاملہ کو لکھنے کا جو حکم دیا گیا ہے یہ حکم استحباب، ہماری خیر خواہی، ارشاد اور دین و دنیا میں احتیاط کے لیے ہے۔

لہٰذا پر امیسری نوٹ بنانا شرعاً جائز ہے۔[3]

مولانا عصمت اللہ کے مطابق:

"پر امیسری نوٹ پر قبضہ اس پر درج رقم پر قبضہ نہیں، لہٰذا اس کے ساتھ ان معاملات میں تعامل درست نہیں، جن میں قبضہ شرط ہے۔ مثلاً بیع صَرف میں، یا بیع سلم، یعنی صَرف میں اس کو بدل صَرف اور سلم میں اس کو راس المال بنانا جائز نہیں۔"

اسی طرح اس کو فیس ویلیو(Face Value) سے زیادہ پر فروخت کرنا بھی جائز نہیں۔[4]

پر امیسری نوٹ کے بارے میں شریعہ سٹینڈرڈز میں درج ہے:

The basis for the permissibility of a promissory note is that it is considered a document acknowledgement of debt, and Allah The Almighty, has commanded the security of debts.[5]

(پر امیسری نوٹ کی اجازت کی بنیاد یہ ہے کہ یہ قرض کی قبولیت کی دستاویز ہے اور اللہ تعالیٰ قرضوں کی ضمانت کا حکم دیتا ہے۔)

حاصل بحث:

حاصلِ بحث یہ کہ سورۃ البقرہ کی آیت مبارکہ کے مطابق شرعی تقاضوں کے مطابق پر امیسری نوٹ تحریر کرنا شرعاً جائز ہے، لیکن اس کو بدلِ صَرف یا راس المال بنان اور فیس ویلیو سے زیادہ پر فروخت کرنا جائز نہیں۔

---

[1] Different Types of Promissory Note, https://www.legalmatch.com/law-library/article/different-types-of-promissory-notes.html, 5/12/2019

[2] البقرہ،۲:۲۸۲

[3] سعیدی، غلام رسول، علامہ، تبیان القرآن، فرید بک سٹال، لاہور، ۲۰۰۸ء، ص:۱۰۰۵

[4] زرکا تحقیقی مطالعہ، ص:۳۸۸

[5] Sharia Standards, p 454